JAMIA HAMDARD
MSS COLLECTION
قسم المخطوطات

FUMIGATED

JAMIA HAMDARD
ACC No. 174
Date 24/1/02
CENTRAL LIBRARY NEW DELHI

955.101
L66 T

لائبریری ہمدرد یونیورسٹی
JAMIA HAMDAR

173

JAMIA HAMDARD
شعبۂ مخطوطات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ

سلطان عبد الحمید خان ثانی کے عہد حکومت کے بارہ برس کا حال

مصنفہ

پرنسس - اینی - ڈی - لیوسگنون

— دیباچہ —

ترکی کو پولیٹکل اور دینی نقصانات جو روز افزوں ہیں یہ خیال جو آجکل انگریزوں کی ~~سوسائٹی~~ میں مسلمہ ہے یہ بات زبان زد خاص و عام ہے پیدا ہو گئے ہیں — اور یہ رجحان ۱۸۹۶ء سے زیادہ تر ظاہر ہونے لگا ہے — کیونکہ اس زمانہ سے انگریزوں کی پولیٹکل معاملات میں جو اصول زیادہ تر درست ہوئے ہیں — اور یہ بات خاص کر آجکل کے پارٹیوں کے سرگروہوں کا حصہ تھی کہ قوم معاملات کو لفظ انگریزی اغراض [illegible] خطرہ میں ڈال کر اور ملک غیر کے تعلقات میں بے انتہا کو دخل دیا جاوے —

تاریخ

اور یہ ہی لوگ ہندوستان میں جو صلیب اور ہلال کے سوکھ آرائیں میں ہلال کے طرف دار ہونے کے قائل ہوں — بلکہ مسٹر فارہ طباعت

نشنلڈ ڈرینیر اور علمی عقول جیسے گلیڈسٹن اور کنیلڈم کلیفرڈ بھی متذکرہ ہیں جو عربی کے بڑھنے کے اعلیٰ سا ہیوں

تھا دنیں دین — ڈرینیر کی کتاب کونفلکٹ آف ریلیجن اینڈ سائنس اور کلیفرڈ کے بڑے اسلاف انڈر بی ایلینشن میں

بار بار اس بات کو زور کے ساتھ مانا گیا ہے کہ سلطان کے تلوار ہمیشہ تیز تھی اور نسل انسان کے بہبود کے واسطے کبھی ہے

اور آتو الدر نیشنیس نے اپنی ایک نہایت مشہور و معروف مضمون میں دیانت کے ساتھ اسی بات کو مانا گیا ہے کہ زمانہ متوسط

بہت ڈر دانی تیرہ کی سیاحوں کے روشنی سے پہلی اسلامی تلوار دکھا کے نار سے ملی ہے — لیکن آجکل کے لوگ اسی میں کم

یہ [illegible] پر انصاف نہیں — ہم موجودہ اسلامی حالت نہایت ابتر ہے — وہ جیلدار ہے کہ جو ایک زمانہ میں طلوعہ کے جوار

سارے گرد و نواح روشن تھا اک ایک پیلی اور مٹتی روشنی کے ساتھ نظر آتا ہے — وہ ہاتھ جو اسلام کے خنجر کو

پکڑے ہوئے تھا عمر رسیدگی کی وجہ سے چھوٹا پڑ گیا ہے — یورپ کے موجودہ بہت اصل پرانے طاقتیں (ترکی) کی

طرف جس کا نام ہے ایک زمانہ میں یورپ کے مدبروں کے جسم زرد پڑ جاتے تھے اور بڑے بڑے سورما متبار سلطنت

ایک ٹھکرانے والی بات کی صورت میں موجود رہے جو اس زخمی (ترکی) کو آخری صدمہ پہنچا کر

آرہا ہے۔ باسفورس کے پرے پھینکدینا چاہتا ہے — کیا کبھی حال میں ایک ایسی شیر کو جو موت کے

کریب بستر پر ہو ٹھوکر مارنا خطرہ سے خالی ہوتا ہے؟ اگرچہ اس بات کو ہم آل لوگوں کے رائے پر چھوڑ دیتے ہیں

جبکہ انگلستان شیر کے سرات جاہت کرنے کے نقوش میں کھیلے رہے تھے — مگر اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتی کہ

گزشتہ زمانے (اشاعت) میں جن طاقتوں نے (ادریس) یہ کہہ کہ ہما ہے اس بات کا ضرور اعتراف کرنا

ہر شے ایک قیمتی اور پر خطر تجربہ تھا — لیکن بغیر امید کرنے کے ہم کہے کہ ہمولی جو پیرانی

اس بات کو نہ دیکھینگے اُن کو اس بات کا یقین آجاتا ہے نہ تو زار نکولس کے بیمار آدمی کی پیشین
نہ سر ہی جان لیک بشیر کے نقشہ صحیح طور پر یورپ میں ترکوں کی موجودہ حالت ہے لافو تو کہنے
سلطان عبدالحمید خان دوم (سلطان حال) کے عہد حکومت میں سلطنت عثمانیہ کی حالت ٹھیک طور پر ایک بیماری سے اٹھتی ہوئی اور
~~جلد جلد بہتی ہونے والے آدمی سے مشابہ ہے نہ کہ ایک بیمار اور مضمحل آدمی سے ۔ اس بات کی نسبت کہ~~
~~ضرورت ہے کہ کبھی سلطنت نے دنیا میں صحت یابی اور اصلاح کے میدان میں اس قدر تیز قدمی اور مضبوطی کے ساتھ~~
یہ بات کبھی بھی بزرگانہ ہوگی کہ کبھی ~~سلطنت~~ دنیا بھر میں کسی سلطنت نے صحت یابی اور اصلاح کے میدان میں
اس سے زیادہ تیزی اور مضبوطی کے ساتھ قدم نہ رکھے ہونگے جیسے کہ سلطان عالی مرتبت گذشتہ دس سالہ زمانہ میں
ترکی نے رکھے ہیں ۔ اور جب اُن ہولناک مشکلات اور ہوشیار یا [illegible] پر اچھی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے جو
کارکنان سلطنت کو پیش آئے (درپیش ہونگی) رستہ میں تو یہ امر اور بھی زیادہ قابل استعجاب اور لائق تعریف معلوم ہوتا ہے ۔
بیمار آدمی کے استعارہ کو تھوڑی دیر کیلئے ہم بھی اختیار کرتے ہوں ۔ (یہ وہ استعارہ ہے جسکو انگریزی مقرر
اور بعض نفرت چند تکرار کے ساتھ ترکوں کے معاملات میں استعمال کرتے ہیں) قاعدہ ہے کہ جیسا کسی مریض
بستر کے گرد جس کی حالت مایوس ہوگئی ہو جمع ہو جاتے ہیں تو اُن کی کوشش (خواہ اُن کی رائے اور تشخیص
غلط ہی کیوں نہ ہو) عموماً اسکی غمخواری کے ساتھ بیمار کی حالت ترقی اور اُس کو جلد اچھا کر دینے کی ہوتی ہے
اور خون نکالنی اور جو بیمار کی پر خطر علاج بھی اگر کئے جاتے ہیں تو اسی خیال سے کہ وہ خطرناک درجہ دور کرنے
یا کسی عضو یا جسمانہ کے از سر نو زندہ کرنے کی امید ہوتی ہے ۔ مگر برخلاف اسکے ایک طرفدار تماشائی کے
آنکھ ترکوں کی حالت کو دیکھ کر بہت جلد معلوم کر سکتی ہے کہ یورپ کی ڈاکٹر دانی